

ڈاکٹر محمد جمال صدیقی، لکچرر شعبہ تاریخ، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی

## حضرت مجدد الف ثانیؒ اور مارکسی مورخین

(قسط اول)

یوں تو ہر دور اور ہر زمانہ میں تاریخ نویسی کسی نہ کسی تعصب کا شکار رہی ہے۔ لیکن جب سے تاریخ کا مطالعہ مارکسی نقطہ نظر سے کیا جانے لگا ہے۔ ایک دوسری ہی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ مارکسی مورخین زیادہ تر تاریخ کے معاشی اور زرعی پہلوؤں کی تحقیق پر زور دیتے ہیں۔ تاکہ تمام انسانی سماج کی تاریخ کو طبقاتی کشش کی تاریخ سے تعبیر کرنے میں آسانی ہو۔ مگر جب سے سیاسی، مذہبی اور ثقافتی تاریخ کی تشریح بھی اس درآئندہ نظر یہ کی روشنی میں شروع کی گئی ہے ایک انتہائی بااوس کن صورت حال سامنے آگئی ہے۔ مارکسی مورخین نے اس بااوس کن تاریخ نویسی کے جائزہ کی ابتداء ہم پروفیسر عرفان حبیب (جو مارکسی نظریات رکھتے ہیں) کے ایک مقالہ سے کرتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی دہلوی کے سیاسی افکار و کردار سے بحث کی گئی ہے۔ ہم سر دست اس مضمون میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بارے میں پروفیسر موصوف اور ان کے ہم نواؤں کے خیالات کا تجزیہ کریں گے۔

پروفیسر عرفان حبیب اپنے مقالہ کی ابتداء اس طرح کرتے ہیں۔ اسلامی مکتب خیال کے مورخوں نے عہدِ مغلیہ کے دو ہونیوں شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانیؒ) اور شاہ ولی اللہ دہلوی پر غیر معمولی توجہ کوڑی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک شعر میں شیخ کو ہندی میں ہر ماہ ملت کا نگہبان قرار دیا ہے۔ ایک ہندوستانی عالم پاکستان کی سرکاری

۱۔ ظفر امام۔ مارکسزم ایک مطالعہ ص ۲۰ دہلی ۱۹۷۱ء سے عرفان حبیب THE POLITICAL ROLE OF  
SHAIKH AHMAD SIRHINDI AND SHAH WALIULLAH PROCEEDING  
OF INDIAN HISTORY CONGRESS ALIGARH PART. I 1960 P. P 209-25

۲۔ شاہ ولی اللہ دہلوی کے متعلق پروفیسر عرفان حبیب کے مطالعہ کا جائزہ آئینہ پیش کیا جائے گا۔

تاریخ FREE DOMMOVENT OF PAKISTAN کے ایک باب میں لکھتے ہوئے یہ اظہار کرتا ہے کہ شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کے لئے ایک مثالی ملک قائم کرنے کے لئے کام کیا تھا۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ سترھویں اور اٹھارہویں صدی کی اہم واقعاتی تبدیلیوں میں ان دونوں صوفیوں کا ایک فیصلہ کن کردار ثابت کیا جائے۔ شیخ احمد کی تصویر کشی اس شخص کی طرح کی گئی ہے جس نے جہانگیر کو اکبر کی اسلام دشمن پالیسیوں سے منحرف کر دیا۔ اور اس طرح سلطنت مغلیہ میں اسلام کا تحفظ کیا۔ یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ ان کے افکار نے اوزبک کی مذہبی پالیسی کو بھی متاثر کیا۔

پروفیسر موصوف اپنے ذاتی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

چونکہ فی زمانہ غالباً صرف فرقہ وارانہ عصبیت ہی کی بنیاد پر کسی کو آسانی سے تاریخ میں کوئی بلند مقام عطا نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا شیخ احمد اور شاہ ولی اللہ دونوں سے بے شمار دیگر اوصاف منسوب کئے گئے ہیں۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر آر پی ترمپاٹھی شیخ احمد کو اکبر کے خلاف مسلمانوں کی اجیار مذہب کی تحریک کا رہنما بتاتے ہیں۔ اور اس عظیم اثر کا بھی اعتراف کرتے ہیں جو اس تحریک نے جہانگیر کی پالیسیوں پر ڈالا تھا۔ شیخ احمد سرہندی کے کارناموں کا اعتراف کرنے والوں کے مختلف حوالے اور تاثرات نقل بند کرنے کے بعد پروفیسر موصوف اپنی حیرت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

”اسلامی مکتب خیالی کے مورخوں نے تو شیخ احمد اور شاہ ولی اللہ کو اپنا محبوب ہیرو بنا ہی لیا ہے۔ (لیکن) ایسا عسوس ہوتا ہے کہ وہ مورخ بھی جو بصورت دیگر بدہشیہ معروضی اور سائنٹیفک نقطہ نظر سے تاریخ کے مطالعہ کی حمایت کرتے ہیں اس نظریہ سے متفق ہو رہے ہیں۔“

اپنا مقالہ لکھنے کی وجہ بتاتے ہوئے پروفیسر موصوف لکھتے ہیں کہ ”یہ حقیقت کہ اس پایہ کے مورخین اس قسم کے خیالات کا اظہار کریں۔ زمین کو اس طرف منتقل کرنا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ان شواہد کی چھان بین کی جائے جن پر ان دونوں صوفیوں کے افکار اور کارناموں کی یہ ساری تشریح مبنی ہے۔ شیخ احمد اور شاہ ولی اللہ دونوں کی تحریروں اور دیگر متعلقہ شواہد کے مطالعہ کے بعد اس مصنف کا عقیدہ ہے کہ دونوں صوفیوں کے کردار کا تاریخ میں صحیح مقام متعین کرنے کے لئے از سر نو جائزہ ضروری ہے۔“

۱۔ یہ حوالہ ناکمل اور غلط تشریح کے ساتھ ہے۔ پروفیسر ضعیف اور نظامی کے مضمون سے متعلق ہے پروفیسر نظامی نے یہ لکھا ہے کہ شاہ صاحب ایک ایسے ملک کو مسلمانوں کے لئے مثالی سمجھتے تھے جس میں خلافت راشدہ کے نظام کی روح کارفرما ہو۔ PICH ۲۰۹/۱۹۶۱ء ۱۰۵ء ایضاً PICH ۲۰۵/۱۹۶۰ء ایضاً۔ گویا پروفیسر موصوف نے تاریخ لکھ سکتا ہے جو ان کے ہر کسی نظریات کے تحت مذہب کے اثرات سے انکار کر دے اگر ڈاکٹر ترمپاٹھی اس کا ذکر کرتے ہیں تو وہ بھی گمراہ ہیں۔ ایضاً

اس سلسلے میں اگر پروفیسر سید نور الحسن (جن کا شمار موجودہ زمانے میں ہندوستان کے قرون وسطیٰ کے اسلامی مکتب خیال کے مورخوں میں نہیں ہوتا) کے خیالات یہاں پیش کئے جائیں تو بے محل نہ ہو گا۔ شیخ احمد سرہندی کے متعلق وہ اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں۔

”شیخ احمد سرہندی اپنے ذہن کے عظیم مذہبی رہنماؤں میں سے تھے۔ ان کے معتقدین میں بعض اہم امرا اور عام مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ ان کو اس طاقت و رجحان کا ناسدہ سمجھا جاسکتا ہے۔ جو عہد اکبری میں منظر عام پر آیا۔ یہ رجحان مسلمانوں کے رد عمل کا نتیجہ تھا جو سنہ ۱۵۱۹ء میں مستحکم ہوا۔“

پروفیسر عرفان حبیب اپنے مقالہ کی ابتدا ہی نظریاتی اختلاف سے کرتے ہیں۔ حالانکہ اس نظریاتی اختلاف کی کوئی گنجائش اس مسئلہ پر پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ شیخ احمد سرہندی کے سیاسی کردار اور اثرات کو تسلیم کرنے والوں کی فہرست میں ڈاکٹر آر پی۔ تریپاٹھی اور پروفیسر نور الحسن ایسے مکتب خیال کے مورخوں کا بھی نام ملتا ہے۔ جن کے تجزیہ سے پروفیسر عرفان حبیب نہ صرف متفق نہیں ہیں بلکہ اس کو غیر تاریخی، غیر معروضی اور غیر واقعاتی بھی سمجھتے ہیں۔ پروفیسر موصوف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ شیخ احمد سرہندی کی خوبی صرف فرقہ وارانہ تعصب تھا۔ اور چونکہ یہ خوبی اب فرسودہ ہو چکی ہے۔ اس لئے ان کے مداحوں نے اور بہت ساری خوبیاں وضع کر کے ان سے منسوب کر دی ہیں۔ جدید دور کی اس اصطلاح کا اطلاق سترھویں صدی کے حالات پر سیاق و سباق کو سمجھے بغیر کرنا تاریخ کے ساتھ بے انصافی ہے۔ جسے آج ہم فرقہ وارانہ تعصب سمجھتے ہیں۔ وہ عہد اکبری میں اکبر کی مذہبی پالیسی کے خلاف ایک شدید رد عمل تھا۔ اور مسلمان ایک طرف خود ہندو بھی اکبر کی مذہبی پالیسی سے متفق نہ تھے۔ چنانچہ راجہ مان سنگھ نے صاف صاف دین الہی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ لفظ فرقہ پرست کی مارکی تشریح کی زد سے شاید ہی کوئی بچ سکے۔ جس نظریہ کا نصب العین ہی مذہب کے خلاف ایک شدید ملامتی مہم ہو گئی اور جس نظریہ کے علمبردار مذہب کو ایک آلہ استحصالی تصور کرتے ہوں۔ تو ایسی صورت میں فرقہ پرست

۱۵ پروفیسر نور الحسن، شیخ احمد سرہندی اور فنل سیاست PICH اٹلائی نگر ۱۹۴۵ء ۲۲ ص ۲۳۵ لہ مذہب کے متعلق مارکسی نظریہ

یہ ہے۔ پارٹی مذہبی لفظ نظر جو انسانی ضمیر کو براگندہ کرتا ہے۔ عالم جمود میں اسے غرق کر دیتا ہے اور اس کی تخلیقی استعداد عمل اور پیش قدمیوں کو باہر زخمیر کر دیتا ہے، کے خلاف، ایک منظم نظریاتی جدوجہد کو اپنا قطعی فرض تصور کرتی ہے۔

MARX AND ENGLER ON RELIGION FOREIGN LANGUAGES

PUBLISHING HOUSE MOSCOW ۳ KARL MARX AND FREDRICK

ENGLER SELECTED WORKS 1957 P: ۵۹

PROGRESS PUBLISHERS MOSCOW 1970 P: 38

متعصب“ ”قد است پسند“ اور رجعت پسند وغیرہ اصطلاحات کی اہمیت ہی کیا رہ جاتی ہے۔

پروفیسر عرفان حبیب لکھتے ہیں۔

”شیخ احمد درشاہ ولی اللہ دونوں کے نظریات کا مطالعہ فطری طور پر ان کے دور کے پس منظر میں ہی کرنا چاہئے۔ لہذا شیخ احمد سمنہری کے نظریات کا ابوالفضل سے تقابلی جائزہ لینے ہوئے وہ صرف ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ شیخ احمد ابوالفضل کے پاس تھے کہ انہوں نے غزالی کے حوالہ سے یہ کہا کہ وہ تمام علوم جن کا ذکر پہلے سے قرآن میں نہیں ہے۔ وہ یا تو بیکار ہیں یا نقصان دہ۔ ابوالفضل نے جوش میں جواب دیا کہ غزالی مہمل کہتا ہے جس پر شیخ احمد اٹھ کر چلے گئے تھے۔“

اصل واقعہ کو ادھر اور نقل کرنے کے بعد پروفیسر موصوف اپنے خیال کا اظہار یوں کرتے ہیں۔ ”ابوالفضل اور اس کے ہم نوا جہاں جاہد عصبیت کا پردہ چاک کر رہے تھے۔ وہاں شیخ احمد ذہن کو تنگ ترین دینی فہم میں مقید کرنا چاہتے تھے اور وہ ہر اس چیز کو جو ان کے فہم سے بالاتر تھی یا جو شریعت سے جو اب محض ایک پرتزیح اور نئے نئے تفصیلات کے علاوہ کچھ نہ رہ گئی تھی، مطالقت نہ رکھتی تھی مبطعون کرتے تھے۔“

پروفیسر موصوف کی جارحانہ تاریخ نویسی کی وضاحت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اصل واقعہ کے پورے متن کا ترجمہ پیش کر دیا جائے تاکہ معاملہ کی نوعیت پوری طرح واضح ہو سکے۔ یہ واقعہ زبدۃ المقامات میں محمد ثانیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

ابوالفضل کا ایک اور مصائب مجھ سے کہنا تھا کہ ایک دفعہ تمہارے مرشد ابوالفضل کی مجلس میں حاضر تھے ابوالفضل نے فلسفیوں اور ان کے علوم کی ترویج میں اس قدر مبالغہ کیا جس سے علماء دین کی توہین ہوتی تھی۔ حضرت شیخ جن کو اسلام سے بے پناہ محبت تھی وہ یہ برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے فرمایا کہ امام غزالی اپنے رسالہ المنقذ من الضلال میں لکھتے ہیں کہ وہ تمام علوم جن کے ایجاد کا دعویٰ فلسفی کرتے ہیں۔ مثلاً نجوم، ہیئت، طب وغیرہ کام کے ہیں جن کو انہوں نے قدیم انبیاء کی کتابوں اور ان کے کلام سے چرایا ہے۔ اور وہ علوم جو خود ان کی اپنی ایجاد ہے۔ مثلاً ریاضی وغیرہ، وہ دین کے کس کام آتے ہیں؟۔ ابوالفضل یہ سن کر جوش میں آگیا۔ اور کہنے لگا کہ غزالی نے نامعقولی بات کہی ہے۔ یہ سن کر حضرت شیخ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فوراً ابوالفضل کی مجلس سے اٹھے اور فرمایا کہ اہل علم کی صحبت کا ذوق ہے۔ تو اس طرح کی بے ادبی کے الفاظ سے پرہیز کیا کرو۔ یہ کہہ کر وہ مجلس سے باہر چلے گئے اور پھر کئی روز تک ابوالفضل کے پاس نہیں گئے۔ حتیٰ کہ اس نے آدمی بھیج کر حضرت چاہی اور انہیں بلا بھیجا۔

۱۹۶۰ م ۲۱ ص ۱۸۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵ پروفیسر موصوف پورا ترجمہ پیش کرنے سے شکر اس لئے گریز کر گئے کہ یہ ثابت کرنے میں وقت ہوتی کہ ابوالفضل اور اس کے ہم نوا کسی جاہد عصبیت سے برسرِ پیکار تھے۔

پروفیسر موصوف و آنچہ زادہ طبع ایشیا است چوں ریاضی و امثالہ بچہ کار دین می آید سے یہ مفہوم "وہ تمام علوم جن کا ذکر پہلے سے قرآن میں نہیں ہے وہ یا تو بیکار ہیں یا نقصان دہ" سمجھنے میں کسی طرح حق بجانب ہو سکتے ہیں۔ بکتب انبیائے ما تقدم و کلام ایشیا یا ان سے مفہوم صرف "قرآن" ہی کس طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ ابوالفضل کا موازنہ دین کی فہم کے سلسلے میں شیخ احمد سرہندی سے کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اس نے مغلیہ عہد کے زرعی اور معاشی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ یقیناً چھوڑا ہے۔ لیکن مذہب کے دائرہ عمل میں وہ خود ہی متضاد خیالات کا شکار نظر آتا ہے۔ ایک طرف تو وہ "صلح کل" کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور دوسری جانب راجہ ٹوڈرل کی بت پرستی کا مذاق بھی اڑاتا ہے۔ ایک جانب وہ تقیید پر "عقل" کی فتح کا علمبردار نظر آتا ہے۔ اور دوسری جانب فیضی کو بادشاہ کے ان احکام کو جو شرع محمدی سے مطابقت نہ رکھتے ہوں نہ ماننے تبلیغ بھی کرتا ہے۔

در اصل شیخ احمد سرہندی فلسفیوں کے ان تصورات کے مخالف تھے جن سے انبیاء کے اقوال کی نفی ہوتی تھی۔ اور وہ قرآنی آیات کی ایسی تفسیر و تاویل کے خلاف تھے جو مذہب اہلسنت کے خلاف ہو جنہیں عموماً یہ فلسفی پیش کرتے تھے۔ پروفیسر موصوف شیخ کے اس نظریہ کے اس پہلو کو جادو عصبیت اور تنگ ترین ذہنیت کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی روشن خیالی اور فہمی اگر اسی کے معیار پر تو کبر اور ابوالفضل بھی پورے نہیں اتر سکتے۔ موصوف شیخ احمد سرہندی سے قطع نظر شریعت ہی کو ایک جادو عصبیت اور ایک پرنیچ اور بے لوج مذہبی رسوم کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ اس سے موصوف کی تاریخ فہمی کی تو کم لیکن مارکسی عصبیت کی یقیناً شہادت ملتی ہے جو ان کا مقصود اور مطلوب ہے۔

پروفیسر موصوف نے ہندوؤں کے متعلق شیخ احمد سرہندی کے نظریات کو اس انداز میں پیش کیا ہے جیسے ہندوؤں کے خلاف شیخ نے ایک علاقائی مہم شروع کر رکھی تھی۔ اس کی تائید میں صرف ان مکتوبات کا حوالہ دیا گیا ہے جس سے پروفیسر موصوف کے خود ساختہ نظریات کو تقویت پہنچتی ہے لیکن شیخ کے وہ مکتوبات جن سے مذہبی رواداری کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ اسے یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں شیخ کے صرف دو خطوط کا حوالہ پیش

۱۔ زبوان المقابلات ۲۔ ایضاً ۳۔ ابوالفضل اکبر تاسر ایشیا ٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ ۱۸۸۶ء جلد ۳ ص ۲۲۱ کے متعلق پروفیسر موصوف کا کیا خیال ہے ۴۔ رفعات ابوالفضل در مطبع علوی ص ۶۷ دیکھئے ص ۷۹ و ۸۰ مکتوبات ۱۱ م ربانی مجدد الف ثانی (اردو ترجمہ) تعلیمی پبلیشنگ پریس لاہور ۱۹۱۴ء جلد ۳ مکتوب ۱۰۱ بنام شیخ عبداللہ

کیا جاتا ہے۔ ایک مکتوب میں وہ لکھتے ہیں: مسلمانوں کو اپنے دین کی اتباع کرنی چاہیے۔ اور ہندوؤں کو اپنے مذہبی عقائد کی۔ قرآنی آیات لکھ دوں گے اور دین کا یہی مفہوم ہے۔ ایک دوسرے خط میں ملا مقصود علی تبریزی کو مشرکوں کی نجاست کے بارے میں لکھتے ہیں: "آپ خلق خدا پر رحم کریں اور عام طور پر ان کی نجاست کا حکم نہ دیں۔ اور مسلمانوں کو کفار کے ساتھ ملنے چلنے کے باعث جس سے چارہ نہیں نجس نہ جائیں۔ اور وہی نجاست کے باعث مسلمانوں کے کھانے پینے سے پرہیز نہ کریں اور اس طرح سب کے بیزار نہ ہوں گے۔"

فرائڈمان شیخ احمد سرہندی کے نظریہ کے اس پہلو کا سائنٹیفک تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے: "ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے بارے میں سرہندی کے جو خیالات بعض جگہوں پر واضح گفٹتے ہیں وہ دراصل ان کے خیالات کے نشوونما سے متعلق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا تعلق سیاق و سباق سے ہے جس میں وہ لکھتے ہیں: "پروفیسر خلیق احمد نظامی شیخ احمد سرہندی کے کارناموں کا جائزہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک یا دو موقعوں پر انہوں نے جو اظہار خیال کیا وہ تلخ اور غیر ضروری تھا۔ لیکن یہ ان کی تحریک کا گہرہ مقصود نہیں تھا۔ و حقیقت ان کا رویہ اگبر کے مذہبی تجربات اور اس سے پیدا شدہ درباری ماحول کے خلاف رد عمل کے طور پر پیدا ہوا تھا جیسے ہی یہ ماحول ختم ہوا ان کے رویہ میں بھی تبدیلی واقع ہو گئی۔"

پروفیسر عرفان حبیب یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ جلد سوم کے مکتوبات میں جو دوران اسیری اور رملی کے بعد لکھے گئے تھے شیخ کالب و اہم معقول اور نرم تھا۔ اور ان میں ہندوؤں اور شیعتوں کو مطعون نہیں کیا گیا تھا۔ مگر اس کی تاویل وہ اس طرح پیش کرتے ہیں۔ کہ (رملی سے قبل) جہانگیر نے شیخ سے مناسب طرز عمل کا ذیابنی عہد و پیمان ضرور لیا ہو گا۔ پروفیسر صاحب کا یہ خیالی یکسر مفروضی ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں ہے۔ جب کہ ہمارے علم میں شیخ کا وہ خط ہے جو انہوں نے اپنے صاحب زادے کو رملی کے بعد جہانگیر کے ساتھ قیام کے زمانہ میں لکھا تھا۔ اس سے رملی کے پس منظر پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں بادشاہ سے دینی امور اور شرعی تفصیلات کے متعلق یہ تکلف اور بد بلا گفتگو ہوئی جسے بادشاہ نے بخوشی سنا۔ شیخ کا یہ خط ۱۶۶۲ء میں جلد سوم کے ساتھ شائع ہو چکا تھا اور نزدک جہانگیری کا سلسلہ تصنیف ۱۶۴۷ء تک قائم رہا۔ لیکن جہانگیر نے اس خط کی کوئی تردید نہیں کی۔

۱۔ مکتوبات جلد اول (۱۶۴۷ء) ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶،

جہاں گزرتے تفصیل سے شیخ احمد سرہندی کی گرفتاری اور رہائی کا ذکر تازک جہانگیری میں حد درجہ بے ادبی سے کیا گیا ہے لیکن یہ کہ اس نے شیخ احمد سرہندی کو رہا کرنے سے قبل ان سے مناسب رویہ اختیار کرنے کا عہد و پیمانہ لیا ہو، اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

پروفیسر عرفان حبیب کا خیال ہے کہ شیخ احمد عوام کے قطعاً رہنما نہ تھے۔ ان کی نظریں بادشاہ اور اس کے امرا کی جانب لگی رہتی تھیں۔ اور ان کا یہ خیال تھا کہ شریعت کی تجدید اور حفاظت صرف بادشاہ ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس دنیا میں بادشاہ کو وہی مقام حاصل ہے جو قلب کو مہم ہیں۔ امرا کا یہ فرض ہے کہ وہ بادشاہ کو شریعت کی پیروی کرنے کا مشورہ دیں۔ لہذا یہ فطری امر تھا کہ وہ خود بادشاہ تک باریابی حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے اور اس کے مصائب میں شامل ہوتے۔ تاکہ وہ شریعتی حکومت کے مکمل قیام کے خیالی خواب میں معاون ہو سکیں۔ چنانچہ انہوں نے امرا کو بالخصوص شیخ فرید کو متعدد خطوط لکھے۔ لیکن انہوں نے عام مسلمانوں کو کبھی مخاطب نہیں کیا۔ صرف اعلیٰ طبقات اور صاحب اقتدار ہی ان کے مخاطب رہے۔

عہد وسطیٰ کے دورِ نشاہت میں بادشاہ اور اس کے امرا کو جو مرکزیت حاصل تھی اس کے پیش نظر شیخ احمد سرہندی کا بادشاہ اور اس کے امرا کو شریعت کی اہمیت کی جانب متوجہ کرنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ اس زمانہ میں سارے دیہی تجربات کا مرکز و بارہمی ہونا تھا۔ اس بات کا کہ شیخ نے اپنے مقصد کی تکمیل میں کبھی دربار میں شرف باریابی حاصل کرنے یا بادشاہ کے مصائب میں شامل ہونے کی خواہش کی ہو کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اگر شیخ احمد سرہندی کی کسی بھی ملاقات کا ذکر نہیں ملتا، اور جہاں گزرتے سے بھی ملاقات چودہویں سال طوس میں اس طرح ہوئی کہ جہاں گزرتے شیخ کو یازدہ برس کے لئے طلب کیا۔ شرف باریابی حاصل کرنے والا شخص دربار کے منتظر امرار سے خط و کتابت کے درمیان بادشاہ وقت کی تدبیر پالیسیوں پر اس بے باکی سے تنقید نہیں کر سکتا تھا کہ جہاں گزرتے یہ لکھنے پر تیار ہو "بغایت مغرور و خود پسند ظاہر شد" جہاں تک شریعتی حکومت کے مکمل قیام کا سوال ہے کہ "یہ ایک خیالی خواب تھا" اس سلسلہ میں صرف یہ کہنا کافی ہو گا کہ اس کا قیام بہ صورت مارکس کے معتقدین کے لئے ہر زمانے میں درود سر رہا ہے۔

پروفیسر موصوف کا یہ فریضہ کہ انہوں نے شیخ نے عام مسلمانوں کو کبھی مخاطب نہیں کیا۔ بلکہ صرف اعلیٰ طبقہ اور صاحب اقتدار اشخاص کو مخاطب کیا۔ تجربہ طلب ہے۔ فریڈمان جس نے شیخ احمد سرہندی سے متعلق بنیاد

۵ تازک جہانگیری، سرسید پبلشرز علی گڑھ، ۱۸۶۴ء، ص ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴،

ماخذ کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ لکھتا ہے کہ مکتوبات کی قیمتوں جلدیں جو ۲۴ ۵۳ مکتوبات کا مجموعہ ہیں ان میں دو سو اثنیاس کو مخاطب کیا گیا ہے۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ خود موصول کرنے والوں کی صورت ایک مختصر تعداد کا تعلق مغل حکام سے ہے۔ اور ان کو ستر سے زیادہ خطوط نہیں لکھے گئے تھے۔

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ تقریباً دو سو مخاطبین میں سے صرف ایک مختصر تعداد کی شناخت موجودہ دستیاب ماخذ کی مدد سے صحیح طور پر کی جاسکتی ہے۔ فریڈمان اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دور حاضر کے مؤرخین نے مغل حکام کو لکھے گئے خطوط پر جس قدر توجہ مبذول کی ہے وہ مکمل مجموعہ میں اپنی واقعی اہمیت کے لحاظ سے مبالغہ آمیز ہے۔

جن مکتوبات کے صرف تیرہ فیصد ہی مغل حکام اور امر کو لکھے گئے ہوں اور بقیہ ۸۷ فیصد لوگ غیر درباری ہوں اور جن دو سو مخاطبین میں صرف چند اشخاص ہی کی تاریخی شناخت ممکن ہو سکی ہو۔ ان مکتوبات کے متعلق یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے ان میں صرف اعلیٰ طبقہ اور صاحب اقتدار اشخاص ہی کو مخاطب کیا گیا ہے اور عام مسلمانوں کو کبھی مخاطب نہیں کیا گیا۔ غیر اہم تاریخی نوعیت کے اشخاص جن کی شناخت نہ ہو سکی ان میں یقیناً عام مسلمان شامل ہوں گے۔

شیخ احمد سرہندی عوامی رہنما تھے یا نہیں بحث کا محتاج ہے کیونکہ عوامی رہنما کا جو تصور مارکس نواز پیش

پراپنے خیال کا اظہار اس طرح کیا ہے۔ "بلاشبہ (شیخ احمد سرہندی کے لئے) یہ ضروری تھا کہ مخصوص نوعیت کے القاب استعمال کئے جائیں اور امر کی مناسب وقت پر مناسب مقصد کے لئے درج سرائی کی جائے۔ لیکن ان کی درج سرائی زیادہ تر چالپوسی کی خاک پھینچ جاتی تھی اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی تبلیغ شریعت کی حیثیت دنیاوی مفاد میں تبدیلی ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر اقتدار حسین صدیقی کے مطابق پروفیسر مجیب کے تاثرات شیخ کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے ایک بے بنیاد الزام تراشی کے مترادف ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ پروفیسر موصوف نہ تو ان القاب کا جو شیخ نے امر کے لئے استعمال کئے تھے، نمونہ پیش کرنے ہیں اور نہ تو ان قابل لحاظ دنیاوی مفاد کی وضاحت کرتے ہیں۔"

MOOLERN WHTINGSON ON ISLAM AND  
MUSLIMS IN INDIA INTERNATIONAL BOOK

اقتدار حسین صدیقی

TROALES ALIGARH 1973 P 60

پروفیسر مجیب کا حوالہ

THE INDIAN MUSLIMS

سے ماخوذ ہے۔

۱۷ فریڈمان، شیخ احمد سرہندی ص ۲۷ ایضاً ص ۲۷ ایضاً ص ۲۷ ایضاً ص ۲۷

کرتے ہیں وہ خود انتہائی غیر واضح ہے۔ مارکسی نظریہ کے حامیوں کی مرتب کی ہوئی عوامی رہنماؤں کی طویل فہرست میں خود مارکسی نظریہ کے علمبرداروں کے ہاتھوں گذشتہ بیس برسوں میں پے درپے جو شکست و ریخت اور رد و بدل واقع ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر عوامی رہنما کی اصطلاح کی مارکسی تشریح کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے، دوبرہاضر کی اس اصطلاح کا اطلاق دو درو سطلی پر کرنا بے محل ہوگا۔ ہمارے پاس اس کی شہادت ہے کہ جہانگیر خود یہ اعتراف کرتا ہے کہ شیخ کے خلفا ہر دبار اور ہر قریب میں متعین ہیں۔ اور یہ کہ شیخ کی گرفتاری کے جواز میں وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ "شورش عوام نیز فزوشیند" بلکہ جس شخص کی گرفتاری عوامی شورش کو فرو کرنے کے لئے عمل میں لائی جاتے۔ اس کے متعلق کم از کم اتنا تو کہا ہی جاسکتا ہے کہ اس کے افکار اور نظریات کا دائرہ عوام تک پہنچ چکا تھا۔ اور ان کے مکتوبات کی شہرت دربار کی حدود سے گزر کر عوام تک پہنچ چکی تھی۔ اور چونکہ شیخ کے خلفا شہر شہر پھیلے ہوتے تھے اس لئے ان کا رابطہ عوامی سطح پر قائم ہو چکا تھا۔ اگر پروفیسر موصوف جہانگیر کے اس اعتراف کو کسی جوابی دلیل سے رد کرنے کی کوشش کرتے تو طعن و ملامت کی وہ عمارت تیزک جہانگیری کے اس حوالہ سے جہاں جہانگیر نے حدود جہاں بے ادبی سے شیخ کی گرفتاری کا ذکر کیا ہے۔ اور جس کے ضمن ہی یہ دونوں باتیں بھی تحریر کی ہیں انہیں مسماہر ہو جاتی۔ لیکن پروفیسر موصوف اس نازک صورت حال سے دوچار ہونے کے لئے خود کو تیار نہ کر سکے۔ اور مصالحت امیر خاموشی اختیار کر گئے۔

دربار اکبری کے ایک اہم امیر شیخ فرید پیر شیخ احمد سہندی کے اثر کے بارے میں شبہ کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر عرفان سبیب لکھتے ہیں۔ کیا شیخ احمد کا شیخ فرید پر کوئی اثر تھا؟ کیا شیخ فرید بھی جہاں گیر پر اسی طرح اثر انداز تھے اور کیا جہانگیر نے اکبری (مذہبی) پالیسی ترک کر دی تھی؟ اس امر کا اس کے سوا کہ شیخ احمد نے شیخ فرید کو بہت سارے خطوط لکھے۔ اور کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔ کہ شیخ فرید نے کبھی بھی شیخ احمد کا مشورہ قبول کیا ہو۔ ان مکتوبات کو ایک جگہ میں جمع کر کے جب کہ شیخ فرید کا انتقال ہو چکا تھا، ۱۶۱۷ء میں شائع کیا گیا اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ شیخ فرید نے ان خطوط کو وصول بھی کیا ہو یا نہیں۔ یا کم از کم اسی شکل میں جس میں وہ (مکتوبات) ہمیں آج دستیاب ہیں۔ یہ یقین کرنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے اتنے بڑے عہدہ دار نے ایسے خطوط وصول کرنے کی ہمت کی ہوگی جن میں بادشاہ وقت کے والد کے متعلق گستاخانہ کلمات استعمال کیے گئے ہوں گے۔ برخلاف اس کے شیخ فرید اکبری کے لئے انتہائی جذبہ وفاداری رکھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ و فیضی سہندی کو عہد اکبری کی ایک تاریخ لکھنے پر مامور کیا تھا۔ جس میں اکبری کی تعریف کے سوا کچھ بھی

نہیں ملتا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ کہ گویتا ریخ جس کا سلسلہ ۱۹۱۱ تک رہا ہے۔ سرسند کے ایک باشندے نے لکھی ہے۔ اور جس میں سرسند کے بہت سے علماء کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن شیخ احمد سرسندی کا ذکر ایک جگہ پر بھی نہیں کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا شبہات اور تاویلات کے مختلف پہلوؤں پر ڈاکٹر محمد عمر نے اپنے ایک مقالہ میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

پروفیسر موصوف در حقیقت مکتوبات کے اسناد اور صداقت کو مجروح و مشتبہ کرنے کی ایک ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔ شیخ احمد سرسندی کے افکار اور نظریات کے مطالعہ کے لئے مکتوبات ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر پروفیسر موصوف مکتوبات ہی کو مشتبہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو نظریات اور افکار از خود بے وقعت ہو جاتے۔ روایت یعنی مکتوبات کے درپردہ راوی شیخ احمد سرسندی کو جس طرح طوٹ کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ وہ پروفیسر موصوف کی نظریاتی عصبیت کا ایک مزید ثبوت ہے۔

کوئی بھی صاف ذہن رکھنے والا مورخ اگر ان مکتوبات کا سرسری جائزہ لے تو وہ یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ شیخ نے جن لوگوں کو خطوط لکھے انہوں نے نہ صرف یہ کہ ان خطوط کو وصول کیا بلکہ ان کے جوابات بھی دستے شیخ احمد سرسندی اپنے مخاطبین کو بشمول شیخ فرید بار بار یہ لکھتے ہیں کہ آپ کا گرامی نامہ۔ محبت نامہ۔ مرحمت نامہ موصول ہوا۔ مکتوبات کے ابتداء میں ان سوالات کا خلاصہ دیتے ہیں۔ جو مکتوب الیہ نے دریافت کئے ہیں اور اس کے بعد ان سوالات کا جواب سلسلہ وار دیتے ہیں۔ شیخ احمد سرسندی ایسے دیندار شخص سے یہ بعید تھا کہ وہ ایسے مکتوبات کا پر فریب تاثر قائم کرنے کی کوشش کرتے۔ کہ مخاطبین ان کے خطوط کو وصول کر کے ان کے جوابات بھی دے رہے ہیں۔

اس ضمن میں اقتدار عالم خاں صاحب کے مضمون کا حوالہ بھی بے عمل نہ ہو گا۔ سیاست میں مذہب کی ایک ناقابل نسیم اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔ اسی رجحان (سیاست میں مذہب کی اہمیت) نے بعض پاکستانی مورخین کو اکسایا کہ وہ اکیبر کی مہینہ اسلام دشمن پالیسیوں کے خلاف ایک قدامت پرستانہ رد عمل کو دریافت کریں جس کی بنیاد

SHAIKH FARID BUKHAN .S. ۱۹۹۰ PGHC ۲۱۲ و ۲۱۳ محمد عمر

RELATIONS WITH SOME OF THE CONTEMPOREY ULAMA

یہ مقالہ المیزین سٹری کانسٹریٹس کے بیورو نیشنل سٹیشن ۱۹۷۷ء میں پڑھا گیا تھا۔ ۳۱ ایضاً ص ۲۷ اور حاشیہ

۳۷ دیکھئے فراڈمان شیخ احمد سرسندی ص ۳

ان چند خطوط پر لکھی گئی تھی جو اس عقیدہ مسلک کو تسلیم کرنے کی بھی پروا نہیں کی۔ اقتدار عالم خاں صاحب کی عبارت میں شیخ احمد سرہندی کے لئے مفسر جذبہ حقارت کسی وضاحت کا محتاج نہیں لیکن یہ کہہ دینا یہاں بے محل نہ ہو گا کہ خاں صاحب موصوف بھی اسی منبع علم سے سیراب ہوئے ہیں جس سے پروفیسر عرفان حبیب نے کسب فیض کیا ہے اور یہ نکتہ بھی ڈسپی سے خالی نہ ہو گا کہ دونوں ایک ہی سہ میں نغمہ سنج محض اس لئے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے افکار و کردار کا سائنٹیفک تجزیہ کرنے والے مورخین کو فرقہ پرست کہنے کے ساتھ ساتھ ایک غیر ملکی نظریہ کا علمبردار ثابت کرنے کی بھی کوشش کی جائے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مکتوبات کو مثبتہ ثابت کرنے کی کوشش میں آخری جلد میں کی ایک طویل فہرست سے پروفیسر موصوف کی نگاہ انتخاب صرف شیخ فرید ہی پر کیوں پڑی۔ شاید اس لئے کہ ان کا انتقال مکتوبات جلد اول کی اشاعت (۱۹۱۷ء) سے قبل ہو چکا تھا۔ لیکن پروفیسر موصوف یہ بھول گئے کہ عزیز کو کہ اور عبدالرحیم خاں خانخاناں کا انتقال یا ترتیب ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۷ء میں ہوا جب کہ مکتوبات کی تینوں جلدیں شائع ہو چکی تھیں۔ ان کے علاوہ جلد اول کی اشاعت کے بعد اہم مکتوب الیہم کی ایک خاصی تعداد بھی بقید حیات تھی۔ اور خود تہذیب جہانگیری کا سلسلہ تحریر بھی جاری تھا۔ مگر کسی نے کبھی بھی ان مکتوبات کی صداقت یا حیثیت کی تردید نہیں کی۔ حالانکہ اس دور میں بھی مخالفین کی کوئی کمی نہ تھی۔ اور اس انکشاف کے موجب ہونے کا سہرا پروفیسر موصوف کے سر نہ بندھ سکتا تھا۔

مکتوبات کی موجودہ شکل کے بارے میں پروفیسر موصوف کا شبہ محض بے بنیاد ہی نہیں ہے بلکہ سخت گمراہ کن بھی ہے۔ کیونکہ مکتوبات کے تمام نسخوں کے متن میں مکمل یکسانیت پائی جاتی ہے۔ یہ فرض محال اگر کوئی فرق ہے تو پروفیسر موصوف اس کا کوئی ثبوت پیش کرنے سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔ صرف شبہ ظاہر کہ دینے سے مکتوبات کو مثبتہ ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بے بنیاد شبہ خاص مسلکی اور وقتی مصالح کی بنیاد پر پیدا کیا گیا ہے۔ کیونکہ مکتوبات کی حیثیت اور صداقت کو تسلیم کرنے کی صورت میں پروفیسر موصوف کے پاس بہت سارے بے بنیاد سوالات اور شیخ احمد سرہندی پر الزام تراشی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ پاتی :-

۱۵ اقتدار عالم خاں

NOTES ON THE CONCEPTION OF AKBORS RELIGIOUS POLICY

سپینار اکتوبر ۱۹۶۹ء شملہ ص ۲

۱۶ ڈاکٹر محمد عمر حوالہ سابقہ ص ۲۲۷-۲۲۸

منہاج السنن شرح جامع السنن  
جلد اول (عربی)

امام ترمذی کی کتاب ترمذی شریف کی نہایت جامع  
اور مختصر شرح۔ درس و تدریس کے لئے نہایت  
کار آمد۔ مؤتمر المصنفین کی ایک قیمتی اور تازہ پیشکش  
علامہ مولانا محمد فرید صاحب مفتی و مدرس دارالعلوم حقانیہ  
کے قلم سے۔ صفحات ۳۰۳ قیمت ۲۵/- روپے

مشاہیر علوم دیوبند۔ سائز ۲۰x۲۶ صفحات ۶۷۰  
ڈوئی دارجلد عمدہ سینکڑوں علماء دیوبند کے مختصر مگر جامع حالات  
زندگی پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب۔ علمی خدمات اور نایاب ہزاروں  
تصانیف کا تذکرہ تالیف قاری فیوض الرحمان ایم۔ اے۔  
علماء و مشاہیر دیوبند کے سائیکلو پیڈیا کی پہلی جلد۔ قیمت ۴۰ روپے  
قرۃ العینین فی تفصیل الشیخین | فضیلت صدیق و فاروق  
حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ کی معرکہ الآراء بلند پایہ تحقیقی  
تصنیف۔ نہایت عمدہ بہترین ڈوئی دارجلد اعلیٰ کاغذ کیساتھ  
دیدہ زیب ایڈیشن۔ قیمت ۴۰ روپے صفحات ۳۳۶

مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

### Manufacturers of :

Rolled Products such as  
Angles, Round Bars,  
Flat Bars, CHANNELS ETC.  
Wire Products Like  
Barbed Wire and  
Wire mesh

A. C. S. R.  
All Aluminium Conductor  
Stay Wires  
and  
Earth Wires

**QUALITY PRODUCTS**

**AMIE INVESTMENT LIMITED**

State Life Insurance Building No. 4  
4th Floor, Shahrah-e-Liaqat,  
KARACHI